

## روابط استاد سعید نفیسی و علامہ اقبال لاہوری

☆ خضر نوشاہی

### Abstract

#### Terms between Saeed Nafisi and Allama Iqbal

Renowned Iranian Scholar *Dr. Saeed Nafisi* had remarkable respect for *Allama Dr. Mohammad Iqbal*. When the former visited Pakistan in 1956, he especially went to *Sialkot* (Iqbal's birth place) and spent a night in *Dr. Iqbal's* bed room in his residence and then came to his tomb at *Lahore*.

Both Scholars had academic terms and relations, which are expressed in this article, containing two letters (in Persian) of *Allama Iqbal*, a poem and address of *Dr. Nafisi* in *Multan* in a ceremony of *Allama Iqbal*.

**Key words:** *Saeed Nafisi - Dr. Mohammad Iqbal - Sialkot - Multan - Lahore.*

تمہید:

استاد سعید نفیسی کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، وہ ایک ایسے دانشمند اور روشن فکر انسان تھے، جنہوں نے پوری زندگی گلشنِ علم و ادب اور تہذیب و فرهنگ کی آبیاری کی ہے اور لوحِ جہاں پر ایسے زریں نقوش مرتسم کیے ہیں جو راہروانِ علم و دانش کے لیے مشعلِ راہ ہیں، اس مختصر مقالہ میں ان کی تمام علمی خدمات کا تو احاطہ کرنا ممکن نہیں، البتہ اپنے موضوع کی مناسبت سے ان کا تعارف اور علامہ اقبال لاہوری سے ان کی عقیدت و محبت اور فارسی زبان و ادب کی ترویج و اشاعت کے ضمن میں پاکستان کے حوالے سے ان کے کردار کا مختصر احوال حاضر خدمت ہے۔

استاد سعید نفیسی:

آپ میرزا علی اکبر خان ناظم الاطباء کے فرزند ہیں، ایران کے شہر تہران میں ۱۸۹۵ء میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم تہران میں ہی حاصل کی اور پھر اعلیٰ تعلیم کی تکمیل کے لیے دس سال فرانس میں گزارے، واپس ایران آئے، تو کچھ عرصہ وزارتِ فوائد عامہ سے وابستہ رہے، لیکن بعد ازاں مختلف علمی مدارس میں تدریس کے فرائض انجام دیتے ہیں، بالآخر تہران یونیورسٹی کے دانشکدہ ادبیات سے منسلک ہو گئے اور زیادہ وقت علمی و ادبی خدمات کے لیے وقف کر دیا۔

علم و دانش کا یہ چراغ روشن ۲۳ آبان ماہ ۱۳۳۵ھ ش کو تہران میں خاموش ہو گیا۔ (۱) استاد سعید نفیسی نے نظم و نشر میں سینکڑوں مقالات اور کتابیں یادگار چھوڑیں، انہوں نے پوری زندگی فارسی زبان و ادب کے فروغ اور احیاء کے لیے تگ و دو کی، اور اس سلسلہ میں متعدد ملکوں کے سفر بھی کیے۔ اس ضمن میں ان کے علامہ اقبال لاہوری سے تعلقات اور پھر ایک سفر پاکستان کی مختصر جھلک بھی اس مقالے میں شامل ہے۔ یہاں یہ وضاحت بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ علامہ اقبال لاہوری کی فارسی کا نمونہ صرف ان کے وہی دو خطوط ہیں جو انہوں نے استاد سعید نفیسی کے نام لکھے تھے، جو اس مقالے میں شامل ہیں۔

استاد سعید نفیسی و اقبال لاہوری:

۱۹۳۲ء میں علامہ نے اپنی کتاب ”زبورِ عجم“ کا ایک نسخہ استاد نفیسی کے لیے کسی دوست کے ہاتھ ایران بھیجا، اسے پڑھ کر وہ بہت متاثر ہوئے، اور بڑے خلوص سے ”پرشوق و شغف“ ایک خط علامہ اقبال کے نام بھیجا۔ اس کا جواب علامہ اقبال نے تحریر کیا اور ساتھ اپنی دوسری فارسی کتاب ”پیغام مشرق“ بھی بھیج دی، جس کے شکریے کا خط استاد نفیسی نے لکھا، اور اس کا جواب پھر علامہ اقبال نے انہیں تحریر کیا، یہ سارا پس منظر استاد سعید نفیسی کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے:

”در بہار سال ۱۹۳۲ میلادی يك نسخه از کتاب ”زبورِ عجم“ را دوستی از هندوستان برای من ارمان آورد. از خواندن آن احساسات عجیب در من انگیزختہ شد. نامہ ای پرشوق و شغف بہ مرحوم علامہ اقبال نوشتم. و چون مطمئن وسیلہ برای

رساندن آن نامه مرحوم پرفسور دکتر محمد اقبال استاد ادبیات فارسی در دانشگاه پنجاب بود که از سالیان درازبار، مکاتبه و رابطه داشتیم، آن نامه را بتوسط او فرستادم. دو ماه پس از آن جوابی از مرحوم علامه اقبال رسید، و مسافری که از هندوستان به زیارت عتبات می رفت، آن را از لاهور برای من آورده بود و نسخه ای از کتاب "پیغام مشرق" را بهم که مرحوم علامه اقبال برای من فرستاده بود، رساند. خواندن این کتاب باعث شد که بعد نامه دیگری به مرحوم نوشتم و نهایت شوق و شغف خود در آن نامه بیان کردم و باز پس از دو ماه دیگر نامه دوم مرحوم اقبال به وسیله مسافر دیگری، که او بهم بایران آمده بود، به من رسید

سعید نفیسی: " (۲)

اب یہاں وہ دونوں خط نقل کیے جاتے ہیں، بعنوان اقبال بہ نفیسی.

اقبال بہ نفیسی: (نامہ یکم)

"۲۲/ اگست ۱۹۳۲ء

مخدوم دانشمند

خط دست آقای بوسیله سرکار پرفسور محمد اقبال صاحب راہی کرده بودید، حاصل شد. در سالهای دراز است که حیل و آزدی ایران شمارا در صمیم منی پرورد و یگانه محصول ذره نمای وجود راسخن پارسی می دائم. این که سخن پارسی ام مطلوب و مقبول ہم چون آقای دانشمند بنامی که میزان ذوق ادب ایران است، باشد، مایه فخر و دلداری این نیاز مند است.

عنین دارم که جز از "زبورِ عجم" مرا بخدست فرستاده می کنم.

والسلام مع الف احترام

نیاز کیش محمد اقبال: " (۳)

(نامہ دوم)

"۳/ نومبر ۱۹۳۲ء

مخدوم و مکرم دانشمند

خط دیگر که به فخر و شرف این نیاز مند رقم زده شده بود، به ہمین هفت هشت

روز شرف وصول داد۔ از این کہ ”پیغام مشرق“ ہم چنان ”زبورِ عجم“ پسندیدہ خدمت مخدوم دانشوری آقای بودہ است و سخن پارسی آن را ہم پسند داشتہ، این نیاز مند را سربلند می گرداند۔ دویم چندان کہ دانشوران ایران میل و هوس دیدار این نیاز مند دارند، این نیاز مند آرزوی ایشان و خالک ایران می کشد۔ ناتوانی و فسردگی خاطر نہ تواند کہ خارِ راه گردد۔ چندی دیگر پس سفری بہ افغانستان در پیش است و آرزوی آن دارد کہ باری چشم بر ایران ناز کند۔ آرزوی دیگر دیدار آن مشفق مخدوم است کہ از اللہ سبحانہ و تعالیٰ خواهد۔

والسلام مع الاحترام

نیاز کیش محمد اقبال “ (۴)

دونو شخصیات کے مابین جو خوشگوار تعلق قائم ہوا، اس کی بنیاد علمی و ادبی تھی۔ لیکن علامہ اقبال کی فکری و روحانی پرواز نے استاد نفیسی کے قلب و روح میں محبت کے ساتھ عقیدت کا رنگ بھر دیا۔ یہی وجہ تھی کہ علامہ اقبال کی وفات کے بعد ۱۹۵۶ء میں جب استاد نفیسی پاکستان آئے تو انہوں نے علامہ اقبال کے مزار پر بطور خاص حاضری دی اور خوبصورت اشعار میں عقیدت کے پھول چھاور کیے۔ اس سفر پاکستان کے دوران استاد نفیسی کی علامہ اقبال کے حوالے سے سرگرمیوں کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے، کہ وہ ۲۴ مارچ ۱۹۵۶ء کو مزار اقبال پر حاضر ہو کر اشعار کا نذرانہ پیش کرتے ہیں، (۵) ۱۰ مارچ کو کراچی یونیورسٹی میں تقریر کی جس کا عنوان تھا ”اقبال در ادبیات ایران۔“ (۶) پھر سیالکوٹ جا کر علامہ اقبال کا وہ گھر دیکھا جہاں ان کی ولادت ہوئی اور خصوصی اجازت لے کر ایک رات اُس کمرے میں گزاری، اور چند اشعار بعنوان ”لوچ زادگاہ اقبال لاہوری“ کہے۔

۱۶ اپریل کو ملتان میں تھے اور وہاں یوم اقبال کے حوالے سے لاہور میں ہونے والے بزم اقبال کے جلسہ کے لیے تحریری پیغام ارسال کیا۔ ۲۱ اپریل کو کراچی میں یوم اقبال کے حوالے سے ایک جلسہ کی صدارت کی اور صدارتی تقریر کی۔ (۷) ان تمام تقاریر اور اشعار کو نقل کرنا تو طوالت کا موجب ہوگا، تاہم ”شے نمونہ از خروارے“ کے مصداق یہاں صرف ان کے علاوہ وہ اشعار جو انہوں نے مزار اقبال پر پڑھے اور مرکزی بزم اقبال لاہوری کے نام پیغام کا متن پیش کرنے پر اکتفا کیا جائے گا۔

### نفیسی بر مزار علامہ اقبال

گشای چشم و سر لُ خواب یک زمان بردار  
پیام حافظ آورده ام، بشنو بیدار  
بہ پای خیز کہ تا برسرت کنیم نثار

بہ خالک پاک تو آمد غباری از ایران  
ز خالک سعدی و فردوسی آمدم بر خیز  
بہ دست من گلی از بوستان مولانا است

هزار بار مرا آرزوی دیدن بود      چه می شود که بینم جمال تو یکبار  
 کنون که بختم شد راهبر به پاکستان      دریغ و درد که اقبال نیست بامن یار  
 زجان و دل تو نفیسی بوس خاك درش      که بود آسید فراوان و آرزو بسیار

(۸)

### متن پیام نفیسی

(به مناسبتِ یومِ اقبال بنام مرکزی بزمِ اقبال لاهوری)

”هر سال ۲۱ / آوریل روز مشترک ایران و پاکستان است، دو ملّتی که قرن ها نزدیک ترین اشتراك مادی و معنوی را بایک دیگر داشته اند و هرگز در این سالیان دراز کم ترین جرابی و تقاری در میانشان رومی نداده است، هم چنان که در همه چیز بایک دیگر منتشرقند با اقبال نیز بایکدیگر اشتراك دارند. علامه محمد اقبال در ضمن آن که از بنیاد گزاران پاکستان جدیده بوده است، وارث سنن کهن فرهنگ و فلسفه ایران نیز هست. روح بزرگان اسلام و حکیمان بزرگ ایران در هیچ کس به خوبی اقبال جلوه نکرده است.

اقبال بهترین ترجمان و مادی معارف اسلام و حکمت قرن ها زندگی ملل ایران و پاکستان است. از روزی که علامه محمد اقبال لب به سخن گفتن گشود، پیوند باستانی ایران و پاکستان ناگستنی شد. به همین جهت امروز به همان اندازه که مردم پاکستان اقبال را از خود می دانند و به وجود او رمی نازند، ملت ایران نیز اقبال را از خود می دانند و به وجود او افتخار می کند. ایرانیان به حق اقبال را یکی از بزرگان مشرق زمین و یکی از مردان بزرگ این عصر می دانند. اقبال خود این اتفاق و اتحاد را به ما توصیه کرده و فرموده است:

قوم را اندیشه تا بایدیکی

در ضمیرش مدعا بایدیکی

در نظرش بیش از هر چیز ملل مشرق باید دست اتفاق به یک دیگر به هند، می فرماید:

آن کفِ خاکی که نامیدی وطن      این که گویی مصر و ایران و یمن

با وطن اہل وطن رانہستی است      زان کہ از خاکش طلوع ملتہی است  
 گرچہ از مشرق بر آید آفتاب      با متجلی ہای شوخ و بی حساب  
 فطرتش از مشرق و مغرب بری است      گرچہ او از رومی نسبت خاوری است

به همین جهت ہنگامی کہ ہیأت مرکزیہ بزم اقبال از سن خواستار شدند کہ پیامی بہ مفاہبت این روز فرخندہ برای مردم لاہور کہ سال ہا شریک زندگی اقبال بودہ اند بفرستم، من با کمال سرور و شغف این پیشنهاد را پذیر ختم واگر خود برای ادای وظیفہ بسیار دلپذیری نمی بایست در کراچی باشمشرف حضور در این مجلس را می پذیر ختم و خود ترجمان احسانات بسیار صمیمانہ و برادرانہ مردم ایران نسبت بہ اقبال بزرگ پاکستان می شدم. اینک کہ از این فیض محروم از راہ دور با احساسات مردم لاہور شرکت می کنم و از جانب ملت ایران در برابر روح جاودانی این مرد بزرگ سر تسلیم فرود می آورم. و بسیار شادم کہ وسیلہ ابلاغ احساساتی مردم ایران در این روز فرخندہ شدہ ام.

قلب ما از ہند و روم و شام نیست      مرز و بوم او بہ جز اسلام نیست  
 از حجاز و چین و ایرانیم ما      شبنم یک صبح خندانیم ما  
 (۹)

سعید نفیسی

ملتان، ۲۱/ آوریل ۱۹۵۶ م

حوالہ جات:

- ۱- محمود ہدایت، گلزار جاویدان، تہران، ج ۲، ص: ۶۳۲
- ۲- ڈار، بشیر احمد، انوار اقبال، اقبال اکیڈمی لاہور، ص: ۲۸۸
- ۳- ایضاً، ص: ۲۹۰      ۴- ایضاً، ص: ۲۹۱
- ۵- نفیسی، استاد سعید، مقالات و اشعار نفیسی، نسخہ دستنویس، مجزوہ کتابخانہ موزہ ملی پاکستان، کراچی، نمبر: ۵-۱۳۳/۱-۱۹۶۷- M.N.
- ۶- ایضاً      ۷- ایضاً
- ۸- یادداشت ہائے ڈاکٹر محمد باقر، محفوظ در کتاب خانہ بیت الحکمہ، کراچی      ۹- ایضاً